احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 9 جنوری 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 9 جنوری 2003ء 5 ذیقعد 1423 ہجری- 9 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 8

## جہاد باللسان

بنوتمیم کا وفد مدینہ میں آیا اور آنحضرت ﷺ سے کہا کہ ہم آپ سے مفاخرہ (اپنی عظمت اور فخر کے بیان میں مقابلہ) کرنا چاہتے ہیں- چنانچہ حضور کی اجازت سے ان کی طرف سے ابن حاجب نے تقریر کی جس کا جواب حضرت ثابت بن قیسؓ نے دیا- اس کے بعد ان کے شاعر زبرقان نے قصیدہ پڑھا جس کا جواب حضرت حسان بن ثابتؓ نے دیا- جس کے بعد وفد نے اقرار کیا کہ دربار رسالت کے خطیب اور شاعر ہمارے نمائندوں سے افضل ہیں اور سب نے اسلام قبول کرلیا-

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص 560- قدوم وفد بنی تمیم)

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے- اگر رعایت اسباب نہ کی جاوے تو انسانی قوتوں کی بے حرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے' کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ بالکل رعایت اسباب کی نہ کی جاوے' ضروری ہوگا کہ تمام قوتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں بالکل بے کار چھوڑ دیا جاوے اور ان سے کام نہ لیا جاوے- اور ان سے کام نہ لینا اور ان کو بے کار چھوڑ دینا خدا تعالیٰ کے فعل کو لغو اور عبث قرار دینا ہے- جو بہت بڑا گناہ ہے- پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے' بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے- آخرت کے لئے بھی اسباب ہی ہیں- خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور بدیوں سے بچنا اور دوسری نیکیوں کو اختیار کرنا اس لئے ہے کہ اس عالم اور دوسرے عالم میں سکھ ملے' تو گویا یہ نیکیاں اسباب کے قائم مقام ہیں-

اسی طرح پر یہ بھی خدا تعالیٰ نے منع نہیں کیا کہ دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اسباب کو اختیار کیا جاوے- نوکری والا نوکری کرے- زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے- مزدور مزدوریاں کریں تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کرسکیں- پس ایک جائز حد تک یہ سب درست ہے اور اس کو منع نہیں کیا جاتا' لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے- مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا' تو میں بھوکا مر جاتا- یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا' تو میرا برا حال ہو جاتا- فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی- یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائیداد یا اور اسباب و احباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے بکلی دور جا پڑے- یہ خطرناک شرک ہے' جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 57)

توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر- صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کرسکتے ہیں- ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا-

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 146)

## حصول محبت الٰہی کا ذریعہ

### بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 87 مستحق خاندان اس منصوبہ کی برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں- اسی طرح تقریباً پانچ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورتمندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات تخمیناً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

## طالبہ کا اعزاز

مکرم منصور احمد نورالدین صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عائشہ نور صاحبہ بنت مکرم چوہدری نورالدین صاحب مرحوم آف حیات آباد پشاور کو یونیورسٹی آف نارتھ لندن نے 2002-2003ء کے لئے بے نظیر بھٹو سکالر شپ ایوارڈ کیا ہے- جس کے تحت وہ اس وقت نارتھ لندن یونیورسٹی میں انٹرنیشنل اکنامکس اینڈ ٹریڈ میں ایم اے کر رہی ہیں- یاد رہے کہ یہ سکالر شپ سال میں پاکستان کی کسی ایک ہی طالبہ کو دیا جاتا ہے- اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے- آمین

# تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

## دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

## 1956ء ④

جون حضور نے تفسیر صغیر کے نام سے قرآن کا تفسیری ترجمہ مری میں شروع کیا جو 25 راگست 1956ء تک نخلہ میں مکمل ہوا۔

19 جولائی حضرت منشی قاضی محبوب عالم صاحب لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1898ء)

23 جولائی ایک احمدی وفد نے لائکپور میں الجزائری لیڈروں سے ملاقات کی اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

25 جولائی خلافت احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں نے ایک فتنہ کھڑا کیا۔ حضرت مصلح موعود نے اس فتنہ کو سختی سے کچلنے کے لئے الفضل 25 جولائی میں ایک ولولہ انگیز پیغام شائع کروایا۔ جس پر عالمگیر جماعت احمدیہ نے نظام خلافت سے اظہار وفاداری اور اس کے مخالفین سے قطعی لاتعلقی کا اعلان کیا۔

27 جولائی راولپنڈی میں سخت بارش سے نالہ لئی میں سیلاب آ گیا۔ ایک ڈوبتے لڑکے کو بچاتے ہوئے ایک احمدی نوجوان بھی ڈوب گیا۔

27 جولائی حضور نے خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائی کہ جماعت حضرت عثمان کے خلاف اٹھنے والی عبداللہ بن سبا کی تحریک کا مطالعہ کرے اور اس کے ہولناک نتائج سے سبق حاصل کریں۔

28 جولائی منصب خلافت کے حق میں حضور کا زبردست بیان الفضل میں شائع ہوا۔

29 جولائی خدام الاحمدیہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع۔ حضور نے پیغام عطا فرمایا جس میں خلافت سے وفاداری کا عہد کرنے کی تلقین فرمائی۔

31,30 جولائی الفضل اور اس کے ضمیمہ میں منکرین خلافت کے متعلق حضور کے پیغام شائع ہوئے۔

جولائی سیرالیون میں عیسائی پریس نے احمدیہ رسالہ دی افریقن کریسنٹ چھاپنے سے انکار کر دیا۔ اس پر خدا نے معجزانہ طور پر جماعت کو نیا پریس عطا فرمایا۔ جس کے نصب کرنے کے لئے ایک احمدی نے اپنا مکان وقف کر دیا۔

5 اگست انڈونیشیا کے سول حکام کے ایک وفد کا دورہ ربوہ۔

7 اگست احمدیہ مشن سویڈن کا پہلا پھل مسٹر ایرکسن کی صورت میں حاصل ہوا جن کا نیا نام سیف الاسلام محمود رکھا گیا۔

18 اگست حضرت مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1896ء)

3 اگست حضور نے قرآن کریم کی رو سے فتنوں پر تدبر کرنے کی تحریک فرمائی۔

9 اگست خلافت کے خلاف فتنہ کے متعلق حضور کا ایک اور پیغام الفضل میں شائع ہوا۔

یکم ستمبر جماعت امریکہ کی نویں سالانہ کانفرنس۔ دو سو افراد کی شرکت۔

3 تا 5 ستمبر حضور کا سفر نخلہ

17 تا 22 ستمبر حضور کا سفر ایبٹ آباد و بالاکوٹ۔

19 ستمبر حضور کا سفر مانسہرہ

20 ستمبر مصلح موعود حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے مزار پر دعا کے لئے تشریف لے گئے واپسی پر حضور نے پھگلہ میں قیام فرمایا۔

23 ستمبر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا اجلاس۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے پیغام بھجوایا۔

23 ستمبر سیرالیون کے مغربی صوبہ میں کوئی پبلک (دینی) لائبریری موجود نہ تھی مولوی محمد صدیق امرتسری صاحب کی کوششوں سے بو میں لائبریری کا افتتاح ہوا اس کا نام نذیر احمدیہ......... لائبریری رکھا گیا۔

3 اکتوبر سیلون مشن سے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا سنہالی ترجمہ شائع ہوا۔

12 اکتوبر حضور نے مسئلہ ارتداد کے متعلق ایک لطیف خطبہ دیا۔

12 تا 14 اکتوبر جلسہ سالانہ قادیان، حضور نے پیغام بھجوایا۔ ہندوستان سے 153 اور پاکستان سے 443 زائرین شریک ہوئے۔

14 اکتوبر ہالینڈ میں لائڈن کے ایک قابل مستشرق پروفیسر ڈاکٹر ڈریوس کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔

18 اکتوبر احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کی ایک تقریب سے حضور کا خطاب۔

20 اکتوبر جنوبی ہند کے احمدیوں کے نام حضور کا پیغام جو مدراس کے اخبار آزاد نوجوان کے سالانہ نمبر میں شائع ہوا۔

21 اکتوبر حضور نے ہر سال ایک دن کو بطور یوم خلافت منانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جماعت نے 27 مئی کا دن یوم خلافت کے طور پر مقرر کیا۔

# جماعت احمدیہ سرینام کا جلسہ سالانہ

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق مربی سلسلہ سرینام

جماعت احمدیہ سرینام کا جلسہ سالانہ مورخہ 12، اکتوبر 2002ء بروز ہفتہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔

جلسہ کی باقاعدہ تیاری ایک ہفتہ قبل شروع کی گئی اور مقامی ٹی وی پر جلسہ کا اعلان کروایا گیا نیز انفرادی طور پر بھی مہمانوں کو دعوت دی گئی۔ جلسہ کے پروگرام کے لئے نظموں، تقاریر اور حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ جلسہ کی اغراض و مقاصد اور دعاؤں کا ڈچ زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ جلسہ کی تیاری کے لئے تیس افراد نے وقار عمل کیا جن میں بارہ خواتین شامل تھیں جنہوں نے کھانے کی تیاری اور برتنوں کی صفائی وغیرہ میں حصہ لیا۔

جلسہ کی صدارت محترم صدر صاحب نے کی اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض رضا عبدالحق صاحب نے انجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ان کا ڈچ ترجمہ پیش کیا گیا جس کے بعد چار تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر شمشیر علی بخش صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر امت میں ظاہر ہونے والے امام کی علامات کے موضوع پر فرید جمن بخش صاحب نے پیش کی۔ تیسری تقریر دین میں عورت کا مقام مستورات کی جانب سے تھی۔ آخری تقریر خاکسار نے قرآن مجید کے حوالہ سے اعمال صالحہ پر کی۔ افتتاحی نظم کے علاوہ مزید دو نظمیں اور ترجمہ بھی پیش کیا گیا اور کارروائی کے دوران حضرت مسیح موعود کے ارشادات بھی پیش کئے جاتے رہے۔ جلسہ کے لئے مردوں اور خواتین کے بیٹھنے کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا۔

جلسہ کی کل حاضری ایک سو بیس تھی جن میں تیس مہمان شامل تھے۔ آخر میں تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں نے جلسہ کے پروگرام کو بہت پسند کیا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کے لوگوں کے دل بھی قبول احمدیت کے لئے کھول دے اور ہماری ناچیز مساعی میں بہت برکت عطا فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 29 نومبر 2002ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خاندان حضرت مسیح موعود کے بزرگان کی محبت وشفقت اور تربیت کے دلکش انداز

# دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

محترمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا مجید احمد صاحب کی یادوں کا سلسلہ

لجنہ اماء اللہ لاہور خواتین مبارکہ کی سیرت پر کتب شائع کررہی ہے۔ان کے بارہ میں آپ کو بھی کوئی بات یاد ہو تو صدر لجنہ اماء اللہ دارالذکر علامہ اقبال روڈ لاہور کو ضرور لکھ کر بھیجیں۔(سیدہ نسیم سعید)

قسط اول

## ایمان کی پختگی اور سلیقہ مندی

ہمارے ایک عزیز تھے۔ جو ہمارے خاندان سے نہیں تھے۔ مگر ہمارے خاندان میں شادی ہوئی تھی۔ان کی پہلے بھی ایک شادی ان کے اپنے ہی عزیزوں میں ہو چکی تھی اور بیوی فوت ہو چکی تھی۔ مجھے خیال آیا کہ انہوں نے ہمارے خاندان میں بھی شادی کی اور خاندان سے باہر بھی ایک شادی کر چکے ہیں۔ان سے پوچھوں کہ آپ کو کیا فرق لگا۔دونوں کا کیسا تجربہ ہے۔ کہنے لگے آپ کے خاندان میں ایک تو ایمان کی غیر معمولی پختگی میں نے دیکھی۔ دوسرے سلیقہ مندی۔ آپ کے خاندان کی عورتیں بہت ہی سلیقہ مند ہیں۔ یہ نمایاں فرق مجھے لگا ہے۔ حالانکہ ان کی پہلی بیوی بھی بہت نیک خاتون اور دیندار گھرانے سے تھیں۔ خدا کا فضل ہے۔ واقعی ہمارے خاندان میں ایمان غیر معمولی پختہ ہوتا ہے۔ اور سلیقہ مندی میں بھی کوئی شک نہیں۔ سوچتی ہوں امی کی شادی بارہ برس میں ہوئی۔ لیکن کپڑے یوں سنبھال کر رکھے تھے کہ میرے جہیز میں امی کے جہیز کے کپڑے آئے۔ تھوڑا ردو بدل ہو گیا۔ پھر میری بیٹی کے جہیز میں وہی کپڑے آئے۔ سلیقے سے ان کو بدلا گیا۔ اس زمانہ میں چھوٹی قمیضوں کا رواج تھا۔ ان کو غراروں کے ساتھ رکھا گیا۔ جب میری چھوٹی بیٹی کا وقت آیا تو ایسا فیشن تھا کہ تریزوں والے قمیص فیشن کے مطابق توڑ جوڑ کر اس طرح بنے کہ بہت دیدہ زیب جوڑے بن گئے اور مجھے امید ہے۔ کہ میری بیٹی اب اپنی بیٹی کو دے گی۔ کیونکہ وہ چیزیں اب نایاب ہیں اور تبرک بھی ہے۔ یہ سب حضرت اماں جان کا سکھایا ہوا سلیقہ ہے۔ جو ان کی بیٹیوں نے آگے آگے چلایا۔

## بچت کی اعلیٰ مثال

میں نے اپنے ابا جان کے گھر میں کبھی پیسہ ضائع ہوتا نہیں دیکھا اور نہ ہی منجھلے ماموں جان (حضرت میاں بشیر احمد صاحب) کے گھر میں۔ جیسے بات سے بات نکلتی ہے ویسے ہی چیز سے چیز بنتی چلی جاتی ہے۔ ایک دفعہ ایک ملنے والی آئیں۔ ان کو چائے دی گئی۔ ٹی کوزی دیکھ کر کہنے لگیں۔ آپ کی ٹی کوزی بہت اچھی ہے۔ کہاں سے لی ہے۔ مجھے ہنسی آ گئی۔ میں نے کہا کچھ عرصہ پہلے کھلی بانہوں والے سویٹروں کا فیشن تھا۔ وہ فیشن ختم ہو گیا مگر سویٹر باقی تھے۔ میں نے ان کو بغیر آستین کے بنا لیا اور آستین کی ٹی کوزیاں۔

## حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی عبادت اور بہادری

دارالسلام قادیان میں اوپر ایک دو کمرے ہوا کرتے تھے ان میں رہائش کسی کی نہیں ہوتی تھی۔ خالی ہی رہتے تھے مجھے یاد ہے۔ امی نے چالیس دن کا چلہ کاٹا تھا۔ چالیس دن تک روزانہ بہشتی مقبرہ جاتی تھیں اور تین دن چپ کا روزہ بھی رکھا تھا۔ اوپر کے کمرہ میں رہتی تھیں۔ ملازمہ چپ کر کے دروازہ کھٹکھٹا کر کھانا دے دیتی تھی۔ میرا خیال ہے کہ ان دنوں میں روزہ بھی رکھتی تھیں۔ باقی کیا کیا عبادت ہوتی تھی اس کا مجھے علم نہیں۔ ابا جان غالباً سندھ اراضی کی خرید و فروخت کے لئے گئے ہوئے تھے اور شاید امی ان کے لئے دعائیں کر رہی تھیں۔ امی۔ ابا جان کے جانے کے بعد رات کو استانی میمونہ، استانی زمانی، ان کی بیٹی آپا عائشہ وغیرہ کو اپنے پاس سلایا کرتی تھیں۔ اس زمانہ میں دارالسلام ایک طرح بالکل جنگل میں تھی۔ پاس نواں پنڈ وغیرہ سکھوں کے گاؤں تھے۔ اکثر چور آتے تھے امی کی عمر بھی چھوٹی تھی اس لئے ڈرتی تھیں۔ سب کہانیاں سناتے اور راتیں جاگتے گزر جاتی تھیں۔ دارالسلام کے روشن دان تقریباً 5 فٹ لمبے اور 2 فٹ چوڑے تھے۔ درمیان میں لوہے کی سلاخ نہ ہوتی تو آدمی آسانی سے اندر اتر آتا۔ اسی طرح کہانیاں سنی جا رہی تھیں۔ سنانے والی ذرا رکی تو اوپر سے روشن دان سے آواز آئی۔ فیر (یعنی پھر) یہ سننا تھا کہ سب کی چیخیں نکل گئیں شور ڈالا۔ چور بھاگ گیا۔ چوکیدار آ گیا۔ سب جگہ تلاش ہوئی۔ مگر کوئی ہاتھ نہ آیا۔ صبح کو خوف دور ہوا تو یہ لطیفہ بن گیا۔

## محنت کر کے چندہ کی ادائیگی

تقسیم پاک وہند کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہم سب سے کہا۔ جس کو جو کام آتا ہے۔ وہ کرے تو جماعت کو اس وقت بہت پیسے کی ضرورت ہے۔ وہ پیسہ جماعت کو چندے کے طور پر دے دے۔ مجھے یاد ہے مجھے سلائی آتی تھی میں نے حضرت اماں جان کی قمیصیں سی دیں اور لوگوں کی بھی سیئیں۔ اماں جان نے خاص طور پر مجھے قمیص سینے کو دیں۔ یہ سن کر کہ اس کی رقم چندہ میں دینی ہے۔ اڑھائی روپے فی قمیص سلائی تھی۔ جو رقم جمع ہوئی وہ چندہ میں دیدی۔

## آپا عائشہ ایک بزرگ خاتون

آپا عائشہ زمانی (جن کے والد حکیم محمد زمان صاحب اکیلے احمدی ہوئے) اور غیر از جماعت رشتہ داروں نے بہت تنگ کیا تو ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ان کو ابا حضور کے پاس مالیر کوٹلہ بھجوا دیا۔ ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ عالمگیر انفلوئنزا کی وبا پھیلی تو حکیم صاحب کی وفات ہو گئی انہوں نے وفات کے وقت ابا حضور سے کہا اگر میں اپنے بچوں کو گاؤں بھجواؤں گا تو یہ غیر احمدی ہو جائیں گے۔ اب میرا وقت تو آ گیا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ احمدیت سے دور چلے جائیں۔ آپ ان کو اپنے پاس رکھ لیں۔ ابا حضور نے سب کی پرورش کی ان کی اولاد سب نیک نکلی۔ ایک بیٹی آپا عائشہ جن کا میں ذکر کرنے لگی ہوں۔ بہت بزرگ خاتون تھیں وہ اپنے بچپن کا واقعہ سناتی تھیں کہ ایک دفعہ بو زینب صاحبہ (پھوپھی اماں) بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے کسی بات میں دخل اندازی پر مجھے کہہ دیا کہ تم کون ہوتی ہو دخل دینے والی؟ مجھے سخت صدمہ ہوا۔ کیونکہ ابا حضور نے بہت محبت سے ہمیں رکھا ہوا تھا۔ ابا حضور نے مجھے اداس دیکھا اور بڑی امی سے کہا کہ عائشہ مجھے اداس لگتی ہے اس سے پوچھو کیا بات ہے؟ کہتی ہیں کہ میں بتاتی نہیں تھی۔ بہت زور دیا تو میں نے بتایا کہ بو زینب نے مجھے کہا کہ تم کون ہوتی ہو۔ اور رونے لگی۔ ابا حضور نے بو زینب کو بلایا اور کہا کہ آج میں تمہیں بتا دوں کہ یہ وہی ہوتی ہے۔ جو تم ہوتی ہو۔ وہ یہ واقعہ بتاتی تھیں۔ اور روتی جاتی تھیں۔

## صلہ رحمی

ایک دفعہ شملہ گئے ہوئے تھے۔ ایک ہی کوٹھی میں بڑی امی پھوپھی اماں اور چچا جان وغیرہ ٹھہرے ہوئے تھے۔ ابا جان کا سخت پریشانی کا خط آیا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں مصطفیٰ کو پیار کر رہا ہوں اور بے بی حسرت سے مجھے دیکھ رہی ہے (آصف مسعود ہ) میری طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ میں اس کے بعد سو بھی نہیں سکی۔ میں سخت پریشان ہوں۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ کہ بے بی دوسری والدہ سے تھی۔ جس کا ہمیں کبھی خیال بھی نہیں آیا مگر ابا جان کی بیقراری اسی طرح تھی کہ جیسے کوئی سگی اور اکلوتی بہن ہو۔ یہ نظارے اب بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔

## ناشتہ ضرور کرنا چاہئے

ایک دفعہ میں رتن باغ میں صبح کے وقت اوپر گئی۔ (ہمارا کمرہ نچلی منزل میں تھا) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دستر خوان پر بیٹھے تھے۔ ناشتہ لگا ہوا تھا۔ شاید کسی نے ناشتہ سے انکار کیا۔ ماموں جان (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کہنے لگے ناشتہ ضرور کرنا چاہئے۔ مثال ہے۔ کہ یک لقمہ صباحی۔ بہتر از مرغ و ماہی۔ (کہ صبح کا ایک لقمہ سارا دن کی مرغ و مچھلی سے بہتر ہے)

## پارٹیشن کے بعد کے حالات

پارٹیشن کے بعد کچھ عرصہ سب کے ہی حالات کافی خراب رہے۔ اور ان دنوں لطیفے بھی بہت بنتے رہے چچا جان (نواب محمد احمد خان صاحب) اپنا چلتا ہوا کارخانہ قادیان چھوڑ آئے تھے۔ جس کی خوب آمد تھی۔ مگر نقد پیسہ اب کسی کے پاس بھی نہیں تھا۔ ہمارے خاندان میں ان دنوں دو خواتین کے بچے ہونے والے تھے۔ ایک آپا امۃ العزیز صاحبہ اور ایک آپا امۃ الحمید۔ دونوں کا انڈے کا حلوہ کھانے کو دل چاہا۔ اب پیسے کہاں سے آئیں۔ مگر خواہش شدید تھی۔ خیر ایک انڈہ منگوایا۔ دونوں نے مل کر پیسے ڈالے دودھ، چینی، گھی، سب آ گیا۔ اور انڈے کا حلوہ بن گیا۔ آدھا آدھا دونوں نے لیا۔ آپا امۃ العزیز کو خیال آیا۔ ابا جان نے بھی دیر سے انڈے کا حلوہ نہیں کھایا۔ ان کو پسند بھی ہے۔ ان کو بھی دے دوں۔ وہ تھوڑا سا انڈے کا حلوہ حضور کے لئے بھی لے کر گئیں۔

## حضرت اماں جان کی محبت وشفقت

پارٹیشن کے بعد حضرت اماں جان رتن باغ میں برآمدہ میں بچھے پلنگ پر لیٹی ہوتی تھیں اور تھوڑی دیر بعد زور سے ''اللہ'' کہتی تھیں۔ کوئی بے صبری نہیں تھی۔ حالانکہ اماں جان کے لئے یہ ایک بہت بڑا صدمہ تھا۔ حضرت مسیح موعود کی یادیں، اس گھر اور گلیوں سے وابستہ تھیں۔ آپ کا مزار وہاں تھا۔ بس تھوڑی دیر بعد ایک دردناک سی آواز آتی تھی ''اللہ'' منجھلے ماموں جان (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) بھی قادیان تھے۔ اماں جان کو وہ بہت لاڈلے تھے۔ ابھی تک بچوں والا پیار کرتی تھیں اور پیار سے بشریٰ کہتی تھیں۔ ماموں جان بھی حضرت اماں جان سے بہت محبت کرتے تھے۔ جب قادیان سے آئے۔ تو بڑے ماموں جان (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) منجھلے ماموں جان کا ہاتھ پکڑے پکڑے آئے اور آ کر حضرت اماں جان کو کہا۔ لیں۔ اماں جان! آپ کا بیٹا آ گیا ہے۔ منجھلے ماموں

جان قادیان پیچھے رہ گئے تھے۔ اور کافی دنوں بعد آئے تھے۔

## حضرت اماں جان کا لباس

میں نے حضرت اماں جان کو کبھی بھی گرمیوں میں رنگ دار کپڑے پہنتے نہیں دیکھا۔ سفید پاجامہ، سفید چکن کا یا ململ کرتہ، سفید ہی اکثر کڑھائی والا دوپٹہ لیتی تھیں۔ ہاں سردیوں میں گرم، رنگ دار چادر اور قمیص پاجامہ ہوتا تھا۔ مگر رنگ دار پرنٹ۔ یا پلین رنگ دار جوڑے میرے ذہن میں بالکل نہیں۔

## سادہ مگر پر لطف محفلیں

ہمارے بڑوں میں چھوٹی چھوٹی چیزوں سے لطف اندوز ہونے کا بہت ملکہ تھا۔ آج کل کی طرح نہیں کہ لاکھوں خرچ کرو۔ تب ہی خوشی ملے۔ مجھے یاد ہے۔ امی نے ایک دفعہ اپنی بھاوجوں اور بچوں کو رات کے کھانے پر بلایا۔ کہ چاندنی رات میں کھانا ہوگا۔ سب سفید کپڑے پہن کر آئیں اور رباغ میں یہ فنکشن ہوگا۔ گرمی کے دن تھے۔ کسی پر کپڑوں کا بوجھ بھی نہیں پڑا۔ سفید پاجاموں اور ململ کی قمیصوں میں سب خوشی خوشی شریک ہوئے۔ میری کافی چھوٹی عمر تھی۔ مگر مجھے یاد ہے کیوڑے کی چھلیاں اتنی خوشبو دے رہی تھیں کہ سارا باغ مہک رہا تھا۔ وہ پارٹی سب نے بہت انجوائے کی تھی۔ چاندنی رات میں سفید جوڑے اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ ادھر کیوڑے اور چنبیلی کی خوشبو پھیلی تھی۔ سب نے موتیا کے پھول پہن رکھے تھے۔ ایک نئے انداز کی پارٹی تھی۔ مگر کم خرچ۔ بالانشیں۔ ہماری ایک ملازمہ ماہیا بہت اچھا گاتی تھی۔ اس سے فرمائش ہو رہی تھی۔ غرض بہت اچھی رونق لگی تھی۔

## بچوں سے پیار و محبت

میرا بڑا بیٹا محمود احمد (مودی) تین سال کا تھا۔ اس نے کوئی ایسی بات کہی جو ایک لطیفہ بن گئی۔ سب بہت ہنسے۔ بڑی امی نے بڑے ماموں جان (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کو وہ لطیفہ سنایا۔ بڑے ماموں جان جابہ میں تھے ماموں جان بے حد ہنسے اور مودی کو بلایا۔ مگر مودی جاتا نہیں تھا۔ ماموں جان کہنے لگے میاں بشیر کے پاس بچے بہت دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں کیا بات ہے۔ بڑی امی نے کہا وہ اپنے پاس بچوں کے کھانے پینے کی چیزیں رکھتے ہیں اور جو بچہ جائے اسے دیتے ہیں۔ اس لئے بچے دوڑ دوڑ کر جاتے ہیں۔ ماموں جان نے جابہ سے سرگودھا آدمی بھجوایا اور کھانے کی چیزیں منگوائیں۔

منجھلے ماموں جان تو ہر وقت کچھ نہ کچھ رکھتے تھے۔ اور بچے کچھ زیادہ ہی دوڑ دوڑ کر جاتے تھے۔ اکثر قادیان سے کیلے آتے تھے۔ ان دنوں پاکستان میں کیلا نایاب تھا۔ گھر کے بچے بچیاں کیلے دیکھ کر فوراً پہنچ جاتے۔ کیلے اکثر پورے گچھے میں ہوتے تھے۔ اور چھت پر لٹکا دئے جاتے تھے۔ آہستہ آہستہ پکتے تھے۔ ایک بچی کیلے دیکھ کر پہنچی اور کہا ابا جان! السلام علیکم ماموں جان کہنے لگے۔ وعلیکم مگر کیلے ابھی کچے ہیں۔ ان کو پتہ تھا کہ یہ کیلوں کو سلام ہے۔

## حضرت اماں جان کا لان

قادیان میں اماں جان کا لان تین چار لکڑی کی پیٹیاں ہوتی تھیں۔ آپ حیران ہونگے کہ لکڑی کی خالی پیٹیاں لان کہاں سے بن گیا۔ اوپر کی منزل میں گھر ہوتا تھا۔ پختہ چھوٹے چھوٹے صحن، اوپر جو سیڑھیاں چڑھتی تھیں اس کے ساتھ ساتھ تین چار پیٹیاں رکھی ہوتی تھیں۔ جن میں مٹی بھری ہوئی ہوتی تھی۔ سبز دھنیہ۔ سبز مرچ، پودینہ وغیرہ اور ایک دو پیٹیوں میں موتیا کے پودے ہوتے تھے۔ یہ حضرت اماں جان کے گھر کا لان ہوتا تھا۔ اور ہمیشہ سرسبز رہتا تھا۔ جب ضرورت پڑی۔ بازار بھاگنے کی بجائے وہ پیٹیاں سبز مرچ، دھنیہ، پودینہ وغیرہ کی ضرورت پوری کر دیتی تھیں۔ اور وہ موتیا کا پودا اماں جان کے ایک ہار کے لئے کافی ہوتا تھا۔

## جلسہ سالانہ کے ایام میں

جلسہ کے دنوں میں اماں جان کے گھر کے نچلے حصہ میں جہاں کنواں بھی ہوتا تھا۔ اور اس کے چاروں طرف کمرے تھے (جن میں حضرت مسیح موعود کی پیدائش والا کمرہ بھی شامل تھا) ان کمروں میں جلسہ کے مہمان ٹھہرتے تھے۔ ہم سب لوگ دارالسلام سے ان دنوں حضرت اماں جان کے ہاں چلے جاتے تھے۔ (سب لڑکیاں) تاکہ جلسہ کی ڈیوٹی دے سکیں۔ صبح نماز کے وقت اماں جان اٹھا دیتی تھیں چونکہ کھانا صبح نماز کے فوراً بعد تقسیم ہونا شروع ہو جاتا تھا۔ ہم بڑے شوق سے جلسہ کے مہمانوں کو کھانا کھلاتے۔ ان دنوں مٹی کے پیالوں میں دال یا سالن ہوتا تھا اور ساتھ روٹیاں۔

## حضرت خلیفہ ثانی کے یادگار خطابات

جلسہ کے دنوں میں اکثر درمیانی وقفہ میں (جو نماز اور کھانے کے لئے ہوتا تھا) بڑے ماموں جان۔ منجھلے ماموں جان، چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وغیرہ کا کھانا دارالسلام میں ہوتا تھا۔ خاص طور پر اس دن بعد نماز ظہر حضرت مصلح موعود کی تقریر ہوتی تھی۔ جو رات کے دس بجے تک چلتی تھی۔ اتنی لمبی تقریریں ربوہ آ کر نہیں ہوئیں۔ یہاں تقریر جلد ختم ہو جاتی تھی۔ قادیان میں تو ہم لوگ اس تقریر کو سننے کے لئے خوب گرم ہو کے جاتے تھے۔ کہ قادیان کی شدید سردی میں باہر بیٹھنا پڑتا تھا۔ اور کوٹ کی جیبوں میں چلغوزے بھر کے لے جاتے تھے۔ آج تک ان تقاریر کا مزہ یاد ہے۔ یاد نہیں کیا وقت ہو جاتا تھا۔ کافی رات پڑ جاتی تھی۔ سارے جلسہ گاہ میں خاموشی چھائی ہوتی تھی۔ حضرت مصلح موعود کی گونج دار آواز آج بھی کانوں میں گونجتی ہے۔

اب دن گزرتے پتہ نہیں لگتا۔ اس وقت جلسہ ختم ہونے پر لگتا تھا کہ اب صدیوں بعد دوبارہ جلسہ آئے گا۔ اب تو زمانہ ہی طوفانی ہو گیا ہے۔ قادیان میں ٹھہراؤ تھا۔ ہر موسم اپنا مزہ دیتا تھا۔ قادیان کی برسات اور کالی گھٹائیں ربوہ آ کر دیکھنے کو نہ ملیں۔

## ریت اور برف کا ائیر کنڈیشنر

قادیان میں نہ A.C ہوتے تھے اور نہ فرج، فریزر نہ ڈاکوؤں کا ڈر اور نہ چوروں کی دہشت۔ جیسے کتے کو ہشت کر کے بھگاؤ، اسی طرح چور ذرا سی آواز سے بھاگ جاتے تھے، بے فکر ہو کر صحن میں سوتے تھے۔ کوئی قتل و غارت نہ ہوتا تھا۔

دوپہر کو امی اور ابا جان کے کمرہ میں فرش اٹھ جاتے تھے اور بہت سی ریت کمرہ کے درمیان میں ڈھیر کی صورت میں ڈال دی جاتی تھی اور اوپر برف کی سل رکھ دی جاتی۔ اور پنکھے کی ہوا کمرہ خوب ٹھنڈا کر دیتی تھی۔ یہ اس زمانہ کا A.C تھا۔ ساری گرمی یہی طریق رہتا تھا۔ میری دوپہر تو ریت کے گھروندے بناتے ہوئے گزر جاتی تھی۔

---

رپورٹ: سید ساجد احمد صاحب

# مجلس انصار اللہ امریکہ کی شوریٰ اور سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ امریکہ کی مجلس شوریٰ اور سالانہ اجتماع مورخہ 18 تا 20 اکتوبر 2002ء بیت الرحمٰن میری لینڈ میں منعقد ہوا۔

## شوریٰ کا اجلاس

انصار اللہ امریکہ کی دسویں مجلس شوریٰ کا اجلاس 18/اکتوبر 2002ء کو بیت الرحمٰن میں منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس جو جمعہ کے بعد ہوا اس کی صدارت مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اختتامی اجلاس عشائیہ کے بعد ہوا جس کی صدارت مکرم ناصر محمود ملک صاحب صدر انصار اللہ امریکہ نے کی۔ شوریٰ میں سال گزشتہ کے فیصلوں پر عمل درآمد کی رپورٹ اور نئی تجاویز پر غور کے بعد سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔

## سالانہ اجتماع

مورخہ 18 تا 20 اکتوبر 2002ء تک بیت الرحمٰن میری لینڈ میں منعقد ہوا۔ انصار اپنے سونے کا سامان ہمراہ لائے اور قیام بیت الرحمٰن میں ہی کیا۔ افتتاحی خطاب مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ نے کیا اور انصار بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ہفتہ کے دن نماز تہجد ادا کی گئی اور درس قرآن ہوا۔ معلوماتی پروگرام میں مکرم محمد داؤد منیر صاحب قائد دعوت الی اللہ، مکرم اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ، ڈاکٹر خلیل ملک صاحب قائد تربیت اور مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے خطاب کیا۔ دعوت الی اللہ اور تربیتی امور کے سلسلہ میں انصار بھائیوں نے بھی اظہار خیال کیا۔ ''صحت دولت ہے'' کے موضوع پر ایک پروگرام ڈاکٹر امتیاز چوہدری صاحب اور ڈاکٹر بشیر الدین خلیل احمد صاحب نے پیش کیا اور سوالوں کے جوابات بھی دیئے گئے۔ ہفتہ کے دن کا اختتام بزم ادب سے ہوا جس میں حاضرین نے انگریزی، اردو اور پنجابی میں کہانیاں، واقعات اور لطائف پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔

اجتماع کے دوران علمی و ورزشی مقابلے ہوئے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، تقریر، فی البدیہہ تقریر، مشاہدہ معائنہ، پیغام رسانی، مذہبی علم، درس حدیث کے مقابلے شامل تھے جبکہ ورزشی مقابلوں میں والی بال، رسہ کشی، ٹیبل ٹینس، تیز چلنا، کلائی پکڑنا، میوزیکل چیئر اور گھڑ نعل (Horseshoe) کا نیا مقابلہ شامل کیا گیا۔

اتوار کو بھی نماز تہجد، فجر اور درس کے ساتھ دن کا آغاز ہوا اور ناشتہ کے بعد اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ انعامات اور سندات کی تقسیم کے بعد صدر مجلس انصار اللہ امریکہ مکرم ناصر محمود ملک صاحب نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ اجتماع میں 33 مجالس کے 255 انصار رجسٹر ہوئے کل شاملین 350، مجلس کا بجٹ 2 لاکھ ڈالر سے متجاوز، دوران سال 189 دعوت الی اللہ کے پروگرام ہوئے، گیارہ ہزار ڈالرز کی کتب فروخت ہوئیں۔ مجالس کی کل تعداد 43 ہو گئی ہے۔ نیشنل اجتماع کے علاوہ آٹھ ریجنل اجتماعات بھی ہوئے۔ مجلس لاس اینجلس کو ترقی کی طرف قدم اٹھانے والی مجلس، چھوٹی مجالس میں ڈیلس اور بڑی مجالس میں میری لینڈ کو کارکردگی میں اعلیٰ ترین اور ڈیٹرائیٹ مجلس کو علم انعامی کی مستحق قرار دیا گیا۔

اختتامی سیشن میں مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب اور مکرم انور محمود خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید امریکہ نے بھی خطابات کئے۔ اختتامی خطاب مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ نے کیا اور مجلس کی کارکردگی کو سراہا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

---

تعلیم یافتہ آدمی بات کی تہہ تک جلدی پہنچ جاتا ہے اور جس پیشے کو وہ اختیار کرتا ہے اس میں بہت جلد مہارت حاصل کر لیتا ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

# محترم سید میر مسعود احمد صاحب۔ ایک دلربا شخصیت

فضیل عیاض احمد صاحب

بھاری بھر کم جسم، خوبصورت گول چہرہ، گندم گوں گورا رنگ، چہرے پر خوبصورت سفید داڑھی، آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے کبھی خلافت لائبریری کی طرف آتے ہوئے اور کبھی صدر انجمن کے دفاتر کے طویل برآمدوں میں اکثر ان سے ملاقات ہو جاتی۔ دیکھنے والے کہتے کہ اپنے والد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی عین مین تصویر ہیں۔ یہ تھے سید میر مسعود احمد صاحب۔ حسنی سادات خانوادہ کے رکن رکین۔ ان کی وفات کی خبر سنی تو آنکھوں میں گزشتہ صحبتوں کے وہ لمحات ایک ثانیے میں گزر گئے جو ان کی خلوت وجلوت کی مجالس میں گزرے۔ ان کے بے ساختہ ابھرتے قہقہے، اور خوبصورت دھیمی آواز اور کبھی نہایت پرجلال انداز۔

آپ ایک نابغۂ روزگار وجود جماعت کی اہم شخصیات اور واقعات کا چلتا پھرتا ریکارڈ۔ رفقاء حضرت مسیح موعود کی صحبتوں کی زندہ یادگار۔ قادیان کا ذکر ہو یا ربوہ کے ابتدائی ایام کا۔ ذکر حضرت مسیح موعود کی صحبتوں سے مستفید ہونے والی بزرگ ہستیوں کا ہو یا سلسلہ کے مربیان کا.......... آپ کا حافظہ معلومات کے بحر زخار سے وہ تمام موتی چن لاتا جن کی تلاش کسی متجسس کو آپ کی صحبت میں کھینچ لاتی۔

آپ کا وجود ان متخصصین کے لئے رہنمائی کا موجب تھا جن کے آپ نگران تھے۔ آپ کی مجلس میں گزری ہوئی چند ساعتیں سالہا سال کے مطالعے پر حاوی ہو جاتیں۔ کسی بھی علمی زاویے کا مطالعہ ہو علم تاریخ کے حقائق کی جستجو ہو یا علم کلام کی کوئی گتھی سلجھانے کا مسئلہ درپیش ہو، آپ اس کے لئے وقیع اور معتبر حوالہ تھے۔

میری ان سے ملاقات کوئی طویل نہ تھی۔ عمروں میں تفاوت ایک طبعی حجاب اور تکلف پر منتج تھا لیکن آپ کی مجلس میں بیٹھ کر کسی علمی نکتے پر آپ سے بات کرنے میں یہ تکلف اور حجاب کبھی مانع نہیں ہوا۔ کوئی نئی کتاب مطالعہ میں آتی تو ضرور پوچھتے کہ تم نے فلاں کتاب پڑھی۔ پھر اس میں مذکور کسی خاص نکتے کی طرف توجہ دلا کر اس کتاب کے مطالعہ پر اکساتے۔ کوئی نیا مضمون لکھتے تو کہتے کہ فلاں مضمون یا مقالہ لکھ کر لائبریری میں رکھ دیا ہے اسے ضرور پڑھنا اور پھر چند دن کے بعد پوچھتے کہ پڑھا اگر اپنی طبعی سستی اور عدم توجہگی کے باعث یا کسی اور وجہ سے میں مطالعہ نہ کر سکتا تو زبان سے تو کچھ نہ کہتے لیکن چہرے کا ملال دل کو پارہ پارہ کر دیتا اور پھر اس کا مطالعہ کرتے ہی بنتی۔ کئی کتب ان کی توجہ کے باعث میں نے مطالعہ کیں جن میں آپ کے افغانستان کے شہدا پر لکھے مقالات کے علاوہ امینیس ویمبرے کی تاریخ بخارا، ایک مستشرق کی کتاب جو موازنہ مذاہب کے بارے میں تھی اور ہیرلڈلیم کی ساری کتب کے تراجم جو لائبریری میں موجود تھے۔ خصوصاً تیمور پر اس کی کتاب پڑھنے کے بعد اس پر تفصیلی بحث کرنا خوب یاد ہے اور پھر جہاں جہاں ہیرلڈلیم نے کسی غلطی کا ارتکاب کیا ہے اس کی طرف توجہ دلائی۔

شہداء کابل پر تفصیلی مقالات آپ نے چند سال پیشتر رقم فرمائے، بہت تفصیل کے ساتھ اور گہری تحقیق کے ساتھ۔ حقیقی مآخذوں تک پہنچ کر ان سے صحیح حالات و واقعات کا تجزیہ کیا اور ان کو حیطۂ تحریر میں لائے۔ ان میں سے بعض کو الفضل انٹرنیشنل لندن نے اپنی زینت بنایا۔ باقی ابھی تشنۂ اشاعت ہیں۔

تاریخ پر گہری نظر تھی اور اس حوالے سے بے حد حساس تھے۔ ان کے نزدیک تاریخ صرف حالات و واقعات کو یکجائی صورت میں جمع کر دینے کا نام نہیں تھا بلکہ ان کے خیال میں مؤرخ کا کام حالات وواقعات پر نظر ڈال کر ان کا تجزیہ کرنا اور پھر ماضی کے واقعات کی روشنی میں حال کے لئے راہیں متعین کرنا تھا۔ مقدمہ ابن خلدون کا ایک مطالعہ میں نے تب کیا تھا جب میں دسویں کا طالب علم تھا اور اپنے ایک استاد کے کہنے پر کیا تھا اور دوسرا مطالعہ اس کے جامعہ کے نصاب کے لازمی مطالعے میں ہونے کی وجہ سے کیا تھا اور تیسرا مطالعہ محترم میر مسعود احمد صاحب کے کہنے پر ان کی ہدایت کے مطابق کیا اور خوب لطف اٹھایا۔

میر سید مسعود احمد صاحب کا وجود تاریخ احمدیت پر تحقیق کرنے والوں کے لئے ایک حوالہ تھا۔ سینکڑوں کتابوں کے نام اور ان کے نام سے آگاہی ایک ہی نشست میں حاصل ہو جاتی۔ چند سال پہلے کی بات ہے کہ ایک روز میں دوپہر کو خلافت لائبریری آیا۔ تو میر صاحب کتب کا ایک ڈھیر سامنے لگائے ایک کاپی میں ان کے نام اور ان کے مضامین کے بارے میں مختصراً تعارف لکھ رہے تھے۔ میرے استفسار پر فرمایا کہ ایک متخصص ہیں ان کا مقالہ ہے ان کے لئے رہنمائی کے طور پر ان کتب کی فہرست بنا رہا ہوں جن کی ان کو ضرورت ہوگی۔

کئی متخصصین کو لائبریری میں لے کر بیٹھنا اور ان کی رہنمائی کرنا، ان سے ان کے متعلقہ شعبوں سے متعلق کتب کی طرف رہنمائی کرنا ان کے مقالوں کے عناوین پر ان سے تبادلہ خیالات کرنا اور ان کو مطالعے کی نئی نئی راہیں بتانا ان کا روز کا معمول تھا۔ غرض ان کا وجود ان متخصصین کے لئے ایک رحمت اور نعمت تھا۔ اب بھی باوصف اپنی بیماری کے جو بھی رہنمائی کی غرض سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اس کو وقت دیتے اور نہایت شفقت سے رہنمائی کرتے۔ آپ میں ایک رعب ضرور تھا لیکن تحکم اور جلد بازی نہیں تھی... ناروا پابندیاں لگانا آپ کی سرشت میں نہیں تھا۔ ایک مرتبہ مجھے بتایا کہ جب حضرت مصلح موعود نے محترم ملک سیف الرحمن صاحب، محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب اور محترم مولانا محمد احمد ثاقب صاحب اور محترم مولانا غلام باری سیف صاحب کو دہلی یا کہیں اور تخصص کے لئے بھجوایا تو ان کو ایک معقول رقم بطور وظیفہ دینے کا ارشاد فرمایا اور ان کے لئے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی۔ حتیٰ کہ ان کو یہ ارشاد بھی فرمایا کہ جہاں تم جا رہے ہو وہاں تمہیں مدرسے میں پڑھنا پڑے گا تو اپنے ساتھ غیر از جماعت ہم مکتبوں کو ہر ہفتے ان کی اشیائے ضروری ضرور لے کر دینا کہ احسان کا ہاتھ بہت سی مشکلات کو رفع کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔

رائے بے حد پختہ اور بالغ نظری کی حامل ہوتی۔ نظام سلسلہ اور روایات سے گہری واقفیت تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات پر گہری نظر تھی۔ گفتگو میں ان کے سامنے بولنے والے کو بے حد سنبھل کر اور نہایت توجہ سے اپنی رائے کا اظہار کرنا پڑتا تھا۔ ہر بات بادلیل اور جماعتی روایات سے لگا کھاتی۔ اور کسی ایسے شخص کو اس وقت سخت مشکل کا سامنا ہو جاتا جب وہ کوئی ایسی بات کرتا جو اس کے خیال میں وزن دار ہوتی یا مفید ہوتی لیکن میر صاحب کا ایک فقرہ یہ فلاں قاعدے کے خلاف ہے یا حضرت مسیح موعود کے فلاں ارشاد سے متعارض ہے اس کے سارے خیالات پر پانی پھیر دیتی۔ اپنی ذات کی نفی کرنا سب سے مشکل امر ہے، خصوصاً انتظامی معاملات میں۔ لیکن میر صاحب اس مشکل سے بہت سہل انداز میں گزر چکے تھے۔ اور یہ بات آپ کی ذات سے خاص تھی۔

علمی مسائل میں آپ کی رہنمائی اور بصیرت بے حد منطقی تھی۔ میں نے کئی مضامین پر آپ سے وقتاً فوقتاً رہنمائی حاصل کی۔ فون پر بھی بات ہوتی تو نہایت تفصیل کے ساتھ بات سمجھاتے۔ آپ کا علم بند مٹھی کی طرح نہ تھا کہ جس سے کوئی استفادہ نہ کر سکے بلکہ ایک کھلی کتاب کی طرح تھا اور آپ کو اسے برتنے کا ہنر بھی خوب آتا تھا۔ آپ کی تقریر سننے سے تو ہم محروم رہے لیکن آپ کی روزمرہ کی علمی گفتگو سے استفادے کا خوب موقعہ ملا اور وہ کیا گفتگو ہوتی تھی کہ لبوں پر ہلکی سی مسکان لئے علمی چاشنی سے لبریز جس کے عقب میں وسعت مطالعہ اور مشاہدہ اور دقیق النظری کا ایک سمندر موجزن نظر آتا۔

تحریر بے حد سادہ لیکن دل نشین...... روانی اور سلاست کو ساتھ لئے ........ خط شکستہ لیکن پختہ ...... اگر کاٹ کر لکھا تو بھی واضح ...... مضامین کی دلچسپی اور روانی خط کی عدم جمالیت اور شکستگی کے احساس کو فرو کر دیتی۔ تیسری عالمگیر جنگ کے بارے میں قرآنی پیشگوئیوں پر آپ کا مضمون جب سلسلہ کے ایک اخبار نے اپنی زینت بنایا تو میں نے اس کی داد دی۔ تو ہلکی سی مسکان لبوں پر آئی اور پھر ایک بلند آہنگ قہقہہ جو شکریے کا ایک طریق تھا۔ یہ مضمون آپ کی قرآن فہمی، وسعت مطالعہ، نکتہ آفرینی اور فہم علم کلام کی ایک اچھوتی تصویر ہیں۔

علم الانساب سے آپ کی دلچسپی دیدنی تھی۔ کسی بھی شخص کے بارے میں جاننا اور اس کے خاندان کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا آپ کا مشغلہ تھا۔ بسا اوقات تو آپ کو مخاطب سے زیادہ اس کے خاندان کے بارے میں علم ہوتا اور وہ بے چارہ پانی ہو کر رہ جاتا۔

مجھ سے ابتداء میں تعارف ہوا تو ان سے ذکر ہوا کہ میں حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت مولوی نور احمد صاحب آف لودھی ننگل ضلع گورداسپور کا پڑپوتا ہوں تو ان سے اپنی ملاقات کا احوال سنایا جو آپ نے اپنی جوانی میں کی تھی۔ آپ نے مجھے کہا کہ میں ان کے حالات تفصیل سے رقم کروں چنانچہ میر صاحب کے ارشاد پر میں نے یہ کام کر کے ان کو دیا۔ اور حضرت مولوی صاحب کی تصویر بھی دی۔

(حضرت حکیم مولوی نور احمد صاحب لودھی ننگل کے رہنے والے تھے جو ضلع گورداسپور کی ایک تحصیل فتح گڑھ چوڑیاں کا ایک گاؤں ہے۔ اپنے زمانے کے ایک معروف عالم دین اور صاحب طرز مصنف تھے۔ جب حضرت مسیح موعود نے دعویٰ فرمایا تو آپ بھی مخالفت کے میدان میں اترے۔ آپ نے ایک کتاب تحقیق الکلام فی اثبات حیاۃ مسیح علیہ السلام تصنیف کرنا شروع کی جو ازالۂ اوہام کے رد میں تھی۔ اس کتاب کا ذکر مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ کی ایک اشاعت میں کیا ہے جہاں اس نے لکھا ہے کہ ہمارے ایک اقراری شاگرد مولوی نور احمد نے بھی ایک کتاب مرزا غلام احمد کی کتاب کے جواب میں لکھنا شروع کی ہے۔ اس کتاب کا ایک جزو چھپ چکا تھا کہ مسیح موعود کی تجلی نے طبع سعید کو وارفتہ کر دیا اور آپ دیوانہ وار مسیح موعود کے قدموں پر نثار ہو گئے۔ اور آپ کی دعوت الی اللہ سے آپ کا قریباً سارا گاؤں ہی احمدی ہو گیا۔

آپ کے والد کا نام حکیم مولوی اللہ دتہ تھا جنہیں حضرت مسیح موعود نے اپنے بچوں مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب کی تعلیم کے لئے قادیان طلب فرمایا تھا لیکن بعد ازاں کسی اختلاف کی وجہ سے وہ واپس لودھی ننگل چلے گئے۔ مولوی اللہ دتہ صاحب اہل حدیث خیالات کے ہو چکے تھے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات روحانی کے قائل نہ تھے اور نہ ہی فیضان قدسیہ کو جاری مانتے تھے جبکہ حضرت مسیح موعود صاحب تجربہ تھے۔ چنانچہ اس سلسلے میں مولوی صاحب سے آپ کے ایک مباحثے کا ذکر بھی ملتا ہے اور آپ نے ایک طویل نظم فارسی زبان میں ان کے خیالات کے رد میں بھی مولوی صاحب کو لکھی تھی۔ جس کے چند شعر تاریخ احمدیت جلد اول میں مذکور ہیں)

غرض میر مسعود احمد صاحب ایک عالم باعمل علم

اسماء الرجال کے ماہر، مستجاب الدعوات بزرگ، محبتوں کا پیکر اور خلافت احمدیہ کے عاشق جان نثار تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا ذکر آتا تو آنکھیں گویا روشن ہو جاتیں۔ انکساری ایسی کہ اپنے بارے میں یا اپنی خدمات کے بارے میں کسی بھی توصیف کو اس طرح، طرح دے جاتے کہ گویا کہ سنا ہی نہیں۔ ایک شخص ذوالفقار جو جھنگ کی پنجابی زبان میں کلام گاتا تھا اور ٹوٹے پھوٹے دوہڑے وغیرہ کہہ لیتا تھا اکثر دفتر ایم ٹی اے بھجوا دیتے کہ اس کی ریکارڈنگ کر لیں۔ آخری مرتبہ بھی وہ آپ کے حوالے سے آیا کہ یہ نظم جو خلیفۃ المسیح کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کے انداز میں ہے ریکارڈ کر لیں۔ یقینی بات ہے کہ وہ آپ سے استمداد بھی کرتا ہوگا اور آپ کے ہاں سے بھی خالی نہ جاتا ہوگا۔

یہ چند سطور حضرت سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم کی شخصیت کا احاطہ نہیں کر سکتیں ایک یاد ہے جو اب کسک بن کر رہ گئی ہے۔ ہم نے ان سے اس طور استفادہ نہیں کیا جیسا کہ حق تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور آپ کے علمی اور روحانی فیض کو آپ کی اولاد اور جماعت میں جاری رکھے۔ آمین

# وصایا

**ضروری نوٹ**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 34597** میں Mr.Karna ولد Mr. Santa Rawuh پیشہ کاشتکاری عمر 89 سال بیعت 1954ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-12-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین برقبہ 994 مربع میٹر واقع Manislor انڈونیشیا مالیتی -/35500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr. Karna ولد Mr.Santa Rawuh انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Mangku ولد Karna انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Ucin Sanusi وصیت نمبر 31029

**مسل نمبر 34598** میں Mrs.Sumi زوجہ Mr. Wanta Warsa پیشہ خانہ داری عمر 74 سال بیعت 1954ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-9-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر -/100000 روپے 2۔ چاول کا کھیت رقبہ 278 مربع میٹر واقع Manislor انڈونیشیا مالیتی -/4976200 روپے 3۔ طلائی زیورات وزنی 18 گرام مالیتی -/900000 روپے۔ 4۔ زمین رقبہ 700 مربع میٹر واقع Manislor انڈونیشیا مالیتی -/25000000 روپے۔ 5۔ زمین رقبہ 252 مربع میٹر واقع Manislor انڈونیشیا مالیتی -/7200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمد از جائیداد نمبر 2 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs.Sumi زوجہ Mr.Wanta Warsa انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Wanta Warsa خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Siti Alamah پسر موصیہ

**مسل نمبر 34599** میں Mrs.Al Armilah زوجہ Mr. Anwar Suryana پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت 1963ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 1'000 مربع میٹر واقع Bunijaya انڈونیشیا مالیتی -/6000000 روپے۔ 2۔ حق مہر -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs. Al Armilah زوجہ Mr. Anwar Suryana انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Anwar Suryana خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 Amir Hamzah پسر موصیہ

**مسل نمبر 34601** میں Mr.Barnas ولد Mr.Pakih Syakirin پیشہ پرائیویٹ عمر 43 سال بیعت 1980ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 4-1-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/150000 روپے۔ ایک عدد Obrash مشین مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت ذاتی کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr.Barnas ولد Mr. Pakih Syakirin انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Tjukar ولد Sugandi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Mahria ولد Moh. Anwar Suryana Halim انڈونیشیا

**مسل نمبر 34602** میں Mr.Nur Asikin ولد Mr.Tohari پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-1-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد کلر ٹیلی ویژن مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr.Nur Asikin ولد Mr.Tohari انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Abdul Raup وصیت نمبر 31370 گواہ شد نمبر 2 Abdul Mun,im وصیت نمبر 27891

**مسل نمبر 34603** میں Mr.Mochtar Simon ولد Mr.Marah Syah Simon پیشہ پنشنر عمر 59 سال بیعت 1962ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 90 مربع میٹر واقع Bogor انڈونیشیا مالیتی -/50000000 روپے 2۔ ایک عدد کار مالیتی -/10000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/650000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr.Mochtar Simon ولد Mr.Marah Simon انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Bashirudin M.A وصیت نمبر 30241 گواہ شد نمبر 2 H.Moch Bakris وصیت نمبر 24661

## 1957ء مصنوعی سیارے

آج کا دور مصنوعی سیاروں کا دور ہے۔ آج دنیا کے بیشتر ممالک اپنے بہت سے مقاصد کے لئے مصنوعی سیارے استعمال کر رہے ہیں۔ خلاؤں تک اس طرح رسائی کی انسانی خواہش بڑی قدیم ہے مگر بیسویں صدی کے وسط تک انسان اس خواہش کو عملی جامہ نہ پہنا سکا تھا۔ 1955ء میں روس اور امریکہ دونوں نے سائنسی تحقیق کے لئے 58-1957ء میں مصنوعی سیارے چھوڑنے کا اعلان کیا۔ پھر 4 اکتوبر 1957ء کو روس امریکہ پر سبقت لے گیا اور اس نے دنیا کا پہلا مصنوعی سیارہ سپوتنک اول زمین کے مدار میں پہنچا دیا۔ امریکہ نے 6 دسمبر 1957ء کو اپنا پہلا سیارہ مدار میں بھیجا۔

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## الوداعی تقریب

مورخہ 6 جنوری 2003ء بروز سوموار بعد مغرب و عشاء اقامۃ الظفر وقف جدید ہاسٹل میں 2001-2002ء سیشن میں وقف جدید معلمین کلاس سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اور ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب تھے۔ سپاسنامہ اور اس کے جواب کے بعد طلبہ نے نظمیں اور غزلیں پیش کیں۔ مکرم مبارک احمد عابد صاحب نے اپنا کلام سنایا۔ آخر پر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے مختصر خطاب کیا اور دعا کروائی۔ جس کے بعد جملہ مہمانان اور طلبہ کو عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس سیشن میں کل 16 طلبہ فارغ ہو کر میدان عمل میں جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین

## نکاح

مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب صدر حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور لکھتے ہیں۔ مورخہ 25 دسمبر 2002 کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ ربوہ نے بعد از نماز عصر بیت الحمد فیکٹری ایریا شاہدرہ، لاہور میں مکرم ظہیر احمد صاحب ولد مختار احمد صاحب سکنہ گلستان کالونی فیروز پور روڈ، لاہور کا نکاح مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز خان صاحب، سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کے ساتھ مبلغ پینتیس ہزار روپے (-/35000) حق مہر پر پڑھا۔ مکرمہ امۃ النور صاحبہ مکرم حافظ عبدالکریم خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ خوشاب کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یہ نکاح فریقین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

## اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور نے M.Sc ایجوکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 26 جنوری تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 6 جنوری۔

(نظارت تعلیم)

## دعائے نعم البدل

مکرم کرم دین طاہر صاحب معلم وقف جدید دارالعلوم شرقی نور تحریر کرتے ہیں کہ میرا نواسہ نعمان احمد ابن مکرم محمد صغیر طاہر صاحب معلم وقف جدید ڈیرہ غازی خان بعمر دس ماہ مورخہ 29 دسمبر 2002ء کو دو دن کی علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گیا۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ اس کا جنازہ مورخہ 30 دسمبر 2002ء کو بعد ظہر بیت النور دارالعلوم شرقی ربوہ میں مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور تدفین قبرستان عام میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم منیر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کے والدین اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین اور آخری ٹیکہ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 11 جنوری 2003ء بروز ہفتہ بوقت 9-00 بجے صبح تا 4-00 بجے شام ہیپاٹائٹس سے بچاؤ کیلئے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پچھلے سال جنوری 2002ء کو لگنے والی ویکسین کی Booster Dose آخری ٹیکہ بھی لگایا جا رہا ہے۔ اگر آخری ٹیکہ نہ لگوایا گیا تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## اعلان داخلہ

گومل کالج آف ویٹرنری سائنسز، گومل یونیورسٹی ڈی آئی خان نے ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن (DVM) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 25 جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 5 جنوری۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے ایم فل/پی ایچ ڈی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 18 جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 5 جنوری۔

ڈیپارٹمنٹ آف اکنامکس کراچی یونیورسٹی نے ٹرانسپورٹ مینجمنٹ میں PGD کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 11 جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 5 جنوری۔

## درخواست دعا

مکرمہ انیسہ امتیاز (واقف نو) دختر مکرم امتیاز احمد قریشی صاحب نے بفضل تعالیٰ اپنی کلاس ششم کے سالانہ امتحان میں گورنمنٹ ہائی سکول کامرہ کینٹ ضلع اٹک میں تیسری پوزیشن لینے پر سکول کی طرف سے اعزازی شیلڈ اور سند عطا ہوئی۔ بچی کی آئندہ کامیابی اور ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

### سوموار 13 جنوری 2003ء

12.15 a.m عربی سروس
1-15 a.m چلڈرنز کلاس
1-45 a.m مجلس سوال و جواب
2-50 a.m مشاعرہ
3-50 a.m ملاقات
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
6-00 a.m بچوں کے کارٹون
6-25 a.m مجلس سوال و جواب
7-35 a.m کوئز پروگرام
8-15 a.m اردو کلاس
9-20 a.m چینی زبان سیکھئے
10-00 a.m فرانسیسی سروس/مجلس سوال و جواب
11-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m چائنیز پروگرام
1-10 p.m گفتگو
1-45 p.m مجلس سوال و جواب انگریزی
3-00 p.m کوئز پروگرام
3-25 p.m انڈونیشین سروس
4-25 p.m سفر ہم نے کیا
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات، عالمی خبریں
5-50 p.m اردو کلاس
6-55 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m فرانسیسی سروس
9-05 p.m فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ خطبہ جمعہ
10-05 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

### منگل 14 جنوری 2003ء

12-05 a.m عربی سروس
1-05 a.m بچوں کے کارٹون
1-30 a.m مجلس سوال و جواب
2-45 a.m کوئز پروگرام
3-20 a.m فرانسیسی سروس
3-30 a.m سفر ہم نے کیا
4-00 a.m مشاعرہ
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
6-00 a.m واقفین نو بچوں کا پروگرام
6-30 a.m علمی خطابات
7-30 a.m طب و صحت کی باتیں "ذیابیطس"
8-15 a.m کینیڈا نیشنل پارک کی سیر اور تعارف
9-15 a.m لجنہ میگزین
10-10 a.m بنگلہ ملاقات
11-10 a.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-35 a.m لقاء مع العرب
12-45 p.m ربوہ سائیکل ریس
1-20 p.m اردو تقریر
1-30 p.m درس القرآن
3-20 p.m انڈونیشین سروس
4-20 p.m طب و صحت کی باتیں "ذیابیطس"
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
5-50 p.m مجلس سوال و جواب
7-05 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m لجنہ ملاقات 12-1-03
9-05 p.m فرانسیسی زبان سیکھئے
10-25 p.m فرانسیسی زبان میں کچھ اور پروگرام
11-05 p.m جرمن سروس

**خصوصی پیشکش**

آپ اپنی پرانی واشنگ مشین اور ڈرائر کے بدلے تھوڑے پیسوں میں نئی واشنگ مشین اور ڈرائر حاصل کریں
ہمارے ہاں برائی واشنگ مشین اور ڈرائر دستیاب ہیں۔
نیز ہر قسم کے جوسر گرائنڈر کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

**تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور ربوہ**
فون نمبر 213765

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
تریاق اٹھرا: مرض اٹھرا کی کامیاب ترین دوا
نور نظر: اولاد نرینہ کی مشہور عالم گولیاں بفضلہ تعالیٰ 80% سے زائد نتائج۔ حب امید: معین حمل گولیاں
**خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ**

# خبریں

**ربوہ میں طلوع و غروب**

| | | | |
|---|---|---|---|
| جمعرات | 9 جنوری | زوال آفتاب | 12-15 |
| جمعرات | 9 جنوری | غروب آفتاب | 5-24 |
| جمعہ | 10 جنوری | طلوع فجر | 5-41 |
| جمعہ | 10 جنوری | طلوع آفتاب | 7-07 |

**سینٹ الیکشن ملتوی** صدر نے سیاسی جماعتوں کے مطالبہ کے پیش نظر اور ارکان اسمبلی کو حج کا فریضہ انجام دینے کی سہولت فراہم کرنے کی غرض سے سینٹ کے الیکشن 24 فروری تک ملتوی کر دیئے ہیں- اب صوبوں میں سینٹ انتخابات 24 فروری اور وفاقی دارالحکومت اور فاٹا میں سینٹ کے انتخابات 27 فروری کو منعقد ہونگے- اس سے پہلے سینٹ کے انتخابات 4 فروری اور 8 فروری کو منعقد کرانے کا اعلان کیا گیا تھا- الیکشن کمیشن نے سینٹ کے انتخابات کی پولنگ کیلئے نیا شیڈیول جاری کیا ہے-

**کسان کے خوشحال ہونے سے پاکستان خوشحال ہوگا** وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہم غریبوں کی بھلائی اور کسانوں کی خوشحالی کیلئے کام کرینگے- کیونکہ کسان کے خوشحال ہونے سے پورا پنجاب ہی نہیں بلکہ پاکستان خوشحال ہوگا- انہوں نے کہا ہم زراعت کے شعبہ کیلئے مثالی اقدامات کرتے ہوئے ثابت کردیں گے کہ عوام کی جانب سے ہم پر ڈالی جانے والی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کی ہے- پنجاب حکومت نے پکے کھالوں کیلئے پونے دو کروڑ روپے کا فنڈ مختص کر رکھا ہے جبکہ کھاد اور بیج پر سود کی شرح بھی 13 فیصد سے کم کر کے 9 فیصد کر دی گئی ہے-

**سپریم کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر سے جواب طلب کر لیا** سپریم کورٹ نے سینٹ کے انتخابات کے شیڈیول کے مطابق التواء کے بارے میں چیف الیکشن کمیشن سے حتمی جواب طلب کر لیا- عدالت کے پانچ رکنی بنچ نے 10- اکتوبر کے عام انتخابات میں ہارے ہوئے سیاستدانوں کیلئے سینٹ کا انتخاب لڑنے کی مخالفت سے متعلق قانون کے خلاف دائر آئینی پٹیشوں کی سماعت جاری رکھی-

**عراقی عوام پر چلانے کے لئے ہم امریکہ کو ایک گولی بھی نہیں دینگے** وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان اور امریکی افواج کے درمیان افغان بارڈر پر تعاون محض اطلاعات کے تبادلے تک محدود ہے- پاکستان عراقی عوام پر چلانے کیلئے امریکہ کو ایک گولی بھی نہیں دے گا- پاکستان کے ایٹمی اثاثے اس کے دفاع کی ضمانت ہیں- کسی کو اس کے معائنے کی اجازت نہیں دینگے- ہمارا سیفٹی اور سیکیورٹی کا ریکارڈ بہترین ہے- جوہری اخراجات کے حوالے سے لگائے گئے تمام الزامات من گھڑت اور بے بنیاد ہیں-

**جمالی مشرف ملاقات** وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے صدر مملکت سے ایوان صدر میں ملاقات کی- اور قومی اہمیت کے امور پر تبادلہ خیال کیا جمالی نے دورہ سعودی عرب کی تفصیلات بتائیں- وفاقی کابینہ میں توسیع کے لئے صدر مملکت جنرل مشرف اور وزیر اعظم میں صلاح مشورے جاری ہیں- ان امکانات کا بھی جائزہ لیا گیا کہ یہ توسیع سینٹ کے انتخابات سے قبل کی جائے یا بعد میں- متحدہ قومی موومنٹ کو 2 وزارتیں دینے پر بھی مشورے کئے گئے-

**پاکستان میں تیل کی کمی نہیں ہوگی** وزیر اعظم کے خصوصی مشیر برائے خزانہ و اقتصادی امور شوکت عزیز نے کہا ہے کہ سعودی عرب سے 1998ء کے تیل کی فراہمی کے معاہدے میں توسیع کے حوالے سے مذاکرات جاری ہیں اور اس حوالے سے حتمی فیصلہ جلد سامنے آ جائے گا- انہوں نے بتایا کہ معاہدے کے تحت سعودی عرب پاکستان کو یومیہ 80 ہزار بیرل تیل کی امداد دے گا- اس میں مزید توسیع کی کوشش کی جائے گی- عراق پر امریکی حملہ ہو یا نہ ہو پاکستان میں تیل کی کمی نہیں ہوگی-

**اقوام متحدہ کی سرگرمیوں میں مثبت کردار ادا کرینگے** پاکستان نے اقوام متحدہ میں یقین دلایا ہے کہ وہ سلامتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں میں مثبت کردار ادا کرے گا- یہ یقین دہانی اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے منیر اکرم نے سلامتی کونسل کے پہلے غیر رسمی مشاورتی اجلاس میں کرائی-

**پورا ملک سردی کی لپیٹ میں ہے** پاکستان میں خشک سردی کی لہر بدستور جاری ہے- اسلام آباد اور راولپنڈی میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے گر گیا- دھند میں معمولی کمی تو ہوئی ہے تاہم آئندہ چند دنوں تک بارش کا کوئی امکان نہیں ہے-

**امریکہ کو اڈے دینے سے انکار** امریکہ کو عراق پر حملے کیلئے ترکی نے اڈے دینے سے انکار کر دیا ہے- ترک پارلیمنٹ نے متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ سلامتی کونسل کی منظوری کے بغیر عراق کے خلاف امریکی کوششوں کا ساتھ نہیں دینگے- سعودی عرب نے بھی امریکہ کو اڈے دینے کا یقین نہیں دلایا- اقوام متحدہ کے ثبوتوں کے بعد کوئی فیصلہ کرینگے-

**برطانوی اور فرانسیسی فوجیں تیار** امریکہ نے 50 ہزار ریزرو فوجی خلیج میں طلب کر لئے ہیں اور ایک لاکھ فوج جنگ میں جھونکنے کا فیصلہ کیا ہے- برطانوی اور فرانسیسی فوجیں عراق پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہیں- ویتنام کے بعد عراق کے خلاف امریکی فوجوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع ہے- امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ شمالی کوریا پر حملے کا ارادہ نہیں- صدام کے پاس جنگ سے بچنے کیلئے ابھی بھی وقت ہے- مبصرین کا کہنا ہے کہ جنگ میں ایک کروڑ عراقی شہری متاثر ہو سکتے ہیں- عراق کے خلاف کارروائی کی صورت میں کابل پر دہشت گردوں کے حملوں اور وسیع تباہی کا خطرہ ہے-

**امریکہ میں تارکین وطن کی رجسٹریشن** امریکہ میں تارکین وطن سے رجسٹریشن کرواتے وقت پوچھا جاتا ہے کہ نماز کس مسجد میں پڑھتے ہیں؟ وہاں جہاد پر وعظ ہوتا ہے؟ کیا آپ جہاد کو صحیح سمجھتے ہیں- امیگریشن حکام بچپن کی زندگی، تعلیمی اداروں اور طلبہ تنظیموں سے وابستگی کے بارے میں بھی پوچھتے ہیں- مذہبی اور سیاسی رجحان بھی دیکھا جاتا ہے- شک پڑنے پر کسی بھی شخص کو تحقیقات مکمل ہونے تک حراست میں رکھا جا سکتا ہے- پاکستانی سفارتخانے کی جانب سے قانونی مشوروں کا بندوبست کیا جا رہا ہے- پاکستانیوں کو 13 جنوری سے 21 فروری تک امیگریشن محکمہ کے قریبی دفتر میں اندراج کے لئے کہا گیا ہے- انگلیوں کے نشان اور تصویریں بھی لی جائیں گی- پیش نہ ہونے والوں کو ملک بدر کیا جا سکتا ہے- ڈیڑھ لاکھ پاکستانیوں کو رجسٹریشن کا حکم دیا گیا ہے-

**بھارت میں مقیم پاکستانیوں کی تلاش** بھارت کے نائب وزیر اعظم ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ بھارت میں مقیم غیر قانونی طور پر مقیم ساڑھے گیارہ ہزار پاکستانیوں کو جلد از جلد ملک بدر کر دیا جائے گا- اس سلسلہ میں پاکستانیوں کی تلاش شروع کر دی گئی ہے- بنگلہ دیشیوں کو بھی ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے- غیر قانونی مقیم پاکستانیوں سے یہ بھی پتہ لگایا جائے گا کہ ان کا تعلق کسی دہشت گرد تنظیم سے تو نہیں-

**امریکی الزامات بے بنیاد ہیں** چین نے اس بات کی سختی سے تردید کی ہے کہ 2 امریکی کمپنیوں نے اس کو میزائل ٹیکنالوجی منتقل کی ہے- ترجمان نے کہا کہ چین کو امریکی میزائل ٹیکنالوجی کی ضرورت نہیں اور نہ امریکی ادارے کیریئر راکٹ کے ذریعے یہ ٹیکنالوجی منتقل کر سکتے ہیں-

**سگریٹ کینسر کا سبب** دنیا بھر میں تقریباً 57 ہزار تحقیقی رپورٹس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سگریٹ نوشی اور بیماریوں کے درمیان گہرا رابطہ ہے- بائیو میڈیکل ریسرچ بتاتی ہے کہ سگریٹ سب سے زیادہ بیماریاں پیدا کرنے والی شے ہے- رپورٹ کے مطابق سگریٹ کے دھوئیں میں 4 ہزار سے زائد کیمیائی زہریلے اجزاء شامل ہیں- جن میں 40 اجزاء کینسر کا سبب بنتے ہیں-

(روزنامہ دن 8 جنوری 2003ء)

**آئیوری کوسٹ میں 30 باغی ہلاک** آئیوری کوسٹ میں فرانسیسی فوج کے ساتھ جھڑپ میں 30 باغی ہلاک ہو گئے ہیں- جبکہ فرانس کے 9 فوجی زخمی ہوئے- جھڑپیں دارالحکومت ابی جان سے 500 کلومیٹر دور ہوئیں-


سکری اور گرتے بالوں کا علاج
سفوف سکا کائی سر دھونے کیلئے
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور- اسلام آباد- کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210 - 042-5415592
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
* ریلوے روڈ فون- 214750
* اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF
JEWELLERS


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29